

شرح جلدہ
سالہ ۲۲
ششماہی ۱۳
سہ ماہی ۷

رَبُّكَ الْفَضْلُ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَنْكَ أَنْ يُعْطَاكَ مِنْ يَدِكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

الفضل

ربوہ

روزنامہ

نمبر ۱۳۸۱

یک آرتسا پانی (سالہ) ۱۰

جلد ۵، نمبر ۲۲، احسانِ حیات ۱۳، ۲۲ جون ۱۹۶۱ء نمبر ۱۳۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

اجاب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایہ اللہ تعالیٰ بفرہ العزیز کو شفائے کامل و علی عطا کرے اور صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

مکرم مولانا جلال الدین صاحب

کی ذات کا پتہ
مکرم مولانا جلال الدین صاحب صاحب کچھ عرصہ کے لئے ربوہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ آپ ۱۲ جون کی شام کو یہاں سے روانہ ہوئے تھے۔ آج کل آپ جہلم میں قیام فرمائیں۔ اور اہمی کو پچھلے عرصہ میں قیام فرمائیں گے۔ آپ کا ڈاک کا پتہ درج ذیل ہے۔

حضرت لئی ڈاکٹر سلیم اختر صاحب
زمین میڈیکل سول ہسپتال جہلم

ٹاؤن کمیٹی، ربوہ کی طرف سے ایف ایف ڈاک کا پتہ منظور

۱۲ جون ٹاؤن کمیٹی، ربوہ کی طرف سے مکرم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب روزانہ ڈیکے سے ۹ بجے تک اپنی رہائش گاہ واقع محلہ اہلہ پور ایف ایف ڈاک کے لئے لکھا کریں گے۔ اجاب وقت مفرد پر دہن جا کر ٹیکے ڈاکنے ہیں۔

چٹاگانگ میڈیکل کالج ہسپتال

کی نئی عمارت
چٹاگانگ ۲۱ جون۔ چٹاگانگ میڈیکل کالج ہسپتال کے لئے ایک نئی چھ منزلہ عمارت تعمیر کی جلائے گی۔ جس پر ایک سو دو رومیں لاکھ دو سو لاکھ آئے گی۔ اس میں ریفیووں کے لئے مزید ایک ہزار بستروں کی گنجائش بنائی جائے گی۔

کراچی کے لئے چینی کا کوٹہ

کراچی ۲۱ جون۔ مرکزی حکومت کراچی کے زبدر دل علاقہ کے لئے ہر ماہ ۱۵۰ ٹن سفید چینی مہیا کر رہی ہے۔ کوٹہ میں تحقیق

صدر ایوب امریکہ کے سرکاری دورہ پر ارجوائی کو پاکستان سے روانہ ہوں گے

وزیر خارجہ جناب منظور قادر بھی آپ کے ہمراہ امریکہ جائیں گے

۲۱ جون۔ صدر فیضانِ اسلام محمد ایوب خان امریکہ کے سرکاری دورہ پر ۱۰ جولائی کو پاکستان سے روانہ ہوں گے۔ وزیر خارجہ جناب منظور قادر کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ بھی اس دورے کے ہمراہ ہوں گے۔ صدر کے سیکریٹری مشرف بھارت اللہ شہناہ صدر کے امریکہ روانہ ہونے سے پہلے ہی واشنگٹن پہنچ جائیں گے۔ اور پھر بوسنیا میں پارٹی میں شریک ہو جائیں گے۔ یاد رہے یوگورام کے مطابق صدر نے پہلے وزیر سرکاری دورہ پر امریکہ روانہ ہونا تھا لیکن اب حکومت امریکہ کی درخواست پر وگرام میں تبدیلی کر کے دورے کی تاریخ ۱۰ جولائی کر دی گئی ہے۔ تاکہ صدر ایوب اور امریکہ کے صدر کینیڈی عالمی عورتوں کی حالت کے پیش نظر فوری اہمیت کے اہم امور پر تبادلہٴ خیالات کر سکیں۔

صدر ایوب سے روسی سفیر ڈاکٹر کیتسا کی ملاقات

ملاقات پچاس منٹ تک جاری رہی

۲۱ جون۔ روسی سفیر مقیم پاکستان ڈاکٹر کیتسا نے کل یہاں صدر فیضانِ اسلام محمد ایوب خان سے ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے کہ ملاقات پچاس منٹ تک جاری رہی۔ ملاقات کے مقصد اور زیر غور امور کی نوعیت کے بارے میں کچھ نہیں معلوم ہو سکا۔ مگر یہ طائعات بہت اہمیت کی حد تک

فرانسیسی جرنیل کو بارہ سال مشقت کی سزا

پیرس ۲۱ جون۔ فرانسیسی وزیر اعظم گولمک ڈیبرے نے سابق فوجی شیراعلیٰ جرنل جین کچو کو انجیریا کی فوجی نفاذت کے سلسلہ میں بارہ سال مشقت کی سزا دی گئی ہے۔ جرنل کچو کی جنگی خدمات کا ریکارڈ بہت شاندار ہے ان پر انرم یہ تقاریر انہوں نے نفاذت کے لئے میڈرڈ جرنل مورس چالے کو نفاذت سے قبل بذریعہ زیادہ فرانس سے انجیریا پہنچنے میں مدد دی۔ استائنارڈ نے جرنل کچو کے لئے بیس سال مشقت کی سزا کا مطالبہ کیا تھا۔ وہ پانچویں جرنل میں جنہیں نفاذت کے سلسلہ میں سزا دی گئی ہے۔ اس سے قبل تین جرنیلوں کو پندرہ پندرہ سال اور ایک کو پانچ سال مشقت کی سزا دی جا چکی ہے۔

ماسکو اور بیویارک کے درمیان براہ راست ہوائی سروس

بیویارک ۱۹ جون۔ ایسا دوسری دفعہ بیویارک اور ماسکو کے درمیان براہ راست ہوائی سروس

ربوہ کا موسم

ربوہ ۲۱ جون۔ کل شام یہاں تیز رفتاری آئی اور بادش بھی برفیوں کا سلسلہ دفعہ دفعہ کے ساتھ ٹم ویش نصف شب کے بعد تک جاری رہا۔ اس کی وجہ سے درجہ حرارت خاصہ گہری ہوئی۔ جسے قیام کے سلسلہ میں بات چیت کرتے ہی وہاں سے عنقریب یہاں پہنچنے والا ہے۔

ایک بزرگ دوست کے لئے دعا کی درخواست

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مظلعلی

ایک بہت بزرگ اور بزرگ دوست محمد امین خان صاحب پشتریکہ نے اپنے لئے دوستوں سے دعا کی درخواست کی ہے۔ یہ صاحب ۱۰ سالہ عمر میں اکبر آباد محلہ مچ محلہ منقل تاج محل آگرہ میں پیدا ہوئے۔ لہذا اب ان کی عمر تیراٹھ سال کی ہے۔ بہت فطرت اور نیک اور خدائی بزرگ ہیں مگر آج کل مرض ذیابیطس اور ضعف کی وجہ سے کافی تکلیف میں ہیں انہوں نے بعض اوقات مجھے اپنے حالات سنائے ہیں جن سے ان کی غیر معمولی مٹی اور اخلاص کا پتہ چلتا ہے۔ دوست اس بزرگ دوست کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد ربوہ

۴ سے قبل کراچی کو ہر ماہ ۱۸ ٹن چینی ملی رہی تھی۔

روزنامہ الفضل رپورٹ

۲۲ جون ۱۹۷۲ء

خدمتِ خلق کا جذبہ

ہفت روزہ "اقدام" لاہور کی تازہ ترین اشاعت میں ایک ادارتی نوٹ "قابلِ اقلید" کے ذریعہ عنوان شائع ہوا ہے۔ جو مجتہد ذیل میں درج کیا جا سکتا ہے۔

"رہنما ڈبغ" کے تازہ ترین شمارہ میں ایک رومن کیتھولک فادر نے ایک مضمون میں ایچ این سسل مسیحی کا ذکر کیا ہے جو انہوں نے تھیل میں عیسائیوں کے ایک چلک کو زندگی کی روشنیوں سے واقف کرنے کے لئے جاری رکھیں۔ انہوں نے لکھا کہ جب میں کراچی سے اردن کیتھولکسٹنٹم کے ماتحت (جس میں سوار جو کھل کے ایک دور افتادہ چلک میں جہاں پر عیسائیوں کے اڑھائی سو کے قریب قائمان آباد تھے) پہنچا تو میرے خوابوں کو ایک دھکا لگا، اس چلک میں نہریں خشاب پڑی تھیں سایہ دار درختوں کا گہن نام و نشان نہ تھا۔ صفائی کا یہ عالم تھا کہ بچے بیٹھے اور جوان بے لگیوں میں رفع حاجت کرتے تھے۔

میں سے بہت دور سخن سنانا ہوتی تھی مگر حق یہ چاہ جس کا نام لورینہ جوڑی کی گئی تھا ویرانی خستگی اور غربت کا مرتع تھا۔

رومن کیتھولک پادری لکھتا ہے کہ میں نے جی ہار دینے کی بجائے کمر عزم پانہلی۔ اور یہ سے پہلے حکم انہا کے مقامی انسرول سے لکھی پانی حاصل کرنے کی جبر و جہد شروع کی۔ اس سلسلہ میں مجھے ملتان کا نامور جہاں سبز شاہگ انجینئر نے وعدہ کیا کہ وہ لورینہ کے کھالوں کے لئے ایک سینٹر عزم تک پانی جیا کر دیں گے پانی حاصل کرنے کے بعد انہوں نے کاشت کی طرف توجہ دی اور چھوڑے ہی عزم میں پوزیشن کا سکول ایک ہسپتال اور ڈیپارٹمنٹ کا مرکز بن گیا۔ لوگوں میں خوشحالی کا دور دورہ شروع ہو گیا۔ لگیوں اور محلوں کی صفائی ہونے لگی۔ سرسبز درختوں کے آگ آنے سے لورینہ ایک شاداب چلک بن گیا۔ اس طرح تین سال تک تھیل کے کیتھولک میں ایک چلک کو بہلتے ہوئے شاداب تھیلن میں تبدیل کرنے کے بعد فادر چپ چپانے رات کو بہال سے چلنے لگے۔

انہیں ڈر تھا کہ اگر انہوں نے اپنی ڈانگی بیلک طور پر کی تو لوگ جذبات کا نظام کر کے اپنے آپ کو غفلت کریں گے وہ لکھتے ہیں "جب تین تین دو دو سے میں نے دات کی تادیبی میں لورینہ کی طرف دیکھا تو وہ روشنیوں سے جگمگا رہا تھا۔ میں نے خداوند ربوع مسیح کا شکر ادا کیا کہ اس نے مجھے لوگوں کی سیوا کا موقع دیا۔"

کیا بنیادی جمہوریتوں کے ارکان اور پیئر میں اپنے آپ کو اس قسم کی نشکام سیوا کے لئے آمادہ نہیں کر سکتے؟ بلجیم کا ایک پادری اپنے آرام کو ترک کر اپنے ہم مذہبوں کی خدمت کے لئے سیکولر دل دن اور لائٹن خلی کے دیگستان میں گزار دیتا ہے کیا ہم جن کا یہ اپنا وطن ہے، اپنے مومن مذہبی بھائیوں کی خدمت دے غرض خدمت کے لئے کچھ کرنے پر آمادہ ہونا؟

ایڈیٹر صاحب اقدام نے بنیادی جمہوریتوں کے ارکان اور پیئر مینوں سے اس توقع کا اظہار کیا ہے کہ وہ رومن کیتھولک پادری کا سا کردار دکھائیں حالانکہ بنیادی جمہوریتوں یا ان کے پیئر مینوں کا کام نہیں ہے کہ پادریوں کے مقابلہ میں کام کریں تو اہل علم حضرات کا کام ہے۔ مثلاً ایڈیٹر صاحب خود اہل علم حضرات سے ماہر ہیں کہ انہوں نے ان کی بجائے بنیادی جمہوریتوں اور ان کے پیئر مینوں کو توجہ دلائی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ملک میں ہر اول ایسی بستیاں ہیں جن کو اٹھانے کے لئے ہمدرد فعال اہل دین حضرات کی ضرورت ہے۔ لیکن ہمارا یہ طبقہ تو سیاسی اور فقی مسائل میں اتنا متنبک ہے کہ اس کو یہ ہوش ہی نہیں کہ اس کا یہ بھی فرض ہے ایک وقت تھا کہ مسلمان اہل علم حضرات اپنے وطنوں سے تنہا نکل نکل کر چین تک پہنچ جاتے تھے نہ ان کے پاس کوئی سامان ہوتا تھا اور نہ نقدی ہی ہوتی تھی لیکن ایک بوش اور ایک دولہ تھا جو ان کو لئے لئے پھرتا تھا یہ حالت تھی کہ کسی نے صحرا میں ہی ڈیرا لگا دیا تو دیکھتے ہی دیکھتے وہ دیوانہ ایک آبادی کی صورت اختیار کر گیا۔ خوب برصغیر ہند میں ایسے ہزاروں مقام

ہیں کہ جو ان درد پیشوں نے آباد کئے ہیں مگر آج یہ حالت ہے کہ چند سال کی بات ہے۔ کہ جب ایک جماعت کے امیر کو جب ان کی جماعت سیاسی سرگرمیوں کی وجہ سے غیر قانونی قرار دی گئی۔ مشورہ دیا گیا کہ آپ غیر اسلامی ممالک میں جا کر اسلام کی تبلیغ کریں تو انہوں نے اس مشورہ کو یہ لہر ٹھکرا دیا کہ ہمارے پاس دو بیٹھیں ہے۔ لیکن بی امیر جماعت میں جنہوں نے ۱۹۵۲ء کے فسادات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور فسادات کے اتنے وسیع ہیں کہ جب گورنمنٹ ہاؤس میں آپ کو فسادات کو فرو کرنے کی تدابیر پر غور کرنے کے لئے دعوت دی گئی تو آپ نے جو کردار دکھا یا اس کو فسادات کی حقیقتی عداوت کے فاضل جنوں نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔ کہ انہوں نے

"حکومت کی ان سر توڑ کوششوں میں حدود ۱۵ مارچ کو فسادات کے دو کھیلے کر دی تھی کسی قسم کا تعاون پیش نہ کیا۔۔۔ بلکہ اس کے برعکس مولانا نے سرگت ڈروید اختیار کیا۔ تمام واقعات کا الزام حکومت پر عائد کیا اور فساد کا عمامہ کو لاقتزہ کا شکار" لہذا کہ ان سے عام پھرتا پیدار کرنے کی کوشش کی گورنمنٹ ہاؤس میں انہوں نے جو رویہ اختیار کیا۔ اس کے متعلق جو شبہات پیش ہوئی ہے اس سے ہم بھی اثر قبول کر سکتے ہیں کہ وہ پورے نظام کے انہدام کی توقع کر رہے تھے اور حکومت کی متوقع پریشانی اور سوجاکی بڑھائیں بجا رہے تھے۔

(صفحہ لگا اردو ایڈیشن) یہ فسادات جس میں ان امیر جماعت نے اس طرح پیش پیش حصہ لیا جو جماعت احمدیہ کو مٹانے کے لئے کئے گئے تھے۔ سالانہ آج دنیا کے پورے پر مسلمانوں کی بھی ایک جماعت ہے جو منہم طور پر غیر اسلامی ممالک میں عیاشیت اور اتحاد کے مقابلہ میں جہاد کر رہی ہے کچھ سال ہوئے جب لاہور میں ایک بڈا کر دہوا تھا تو ان امیر صاحب نے بڑے فخر سے بیان کیا تھا کہ انہوں نے مذکرہ میں جہاد ہی ظفر اللہ خاں صاحب اور قاضی اسلم صاحب جیسے لوگوں کو اپنے مقابین پڑھنے سے بڑی حکمت سے روک دیا تھا حالانکہ اس میں غیر مسلم بور پیروں نے بھی اسلام پر مضمون پڑھے تھے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ اقدام کے فاضل ایڈیٹر ایسے لوگوں سے کوئی توقع نہیں رکھتے

کہ وہ خدمت خلق میں رومن کیتھولک پادری جیسا کہ وارد دکھائیں گے۔ کیونکہ اس خیال است دھمال است و جنوں پادریوں کا مقابلہ جماعت احمدیہ ہی کر سکتی ہے۔ چنانچہ جب آزادی کے وقت مسلمان لٹ لٹ کر پاکستان میں داخل ہو رہے تھے تو امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چند ہی سالوں کے اندر ایک بے آب دیکھا صحرا میں "درد" جیسا سہجی سا دکھا دی۔ رومن کیتھولک پادری نے تو اگر ان لوگوں کو مددی تھی جن کو حکومت نے اڑھائی عطا کی تھیں تاکہ وہ دیہاں آباد ہوں۔ صرف باغی کی کھی تھی جو پادری صاحب کی کوششوں سے انہیں مل گیا۔ بے شک یہ کا نامہ پادری صاحب کا ہے کہ انہوں نے ان لوگوں کو برد بائش سکھائی اور ڈروید میں ایک گرجا اور ایک ہسپتال تعمیر کیا۔

اس کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ نے ایک بے آب دیکھا فغذ زمین جو ایک طوت خشک پہاڑیوں سے گھرا ہوا ہے۔ جہاں سوادیت کے کچھ نہیں تھا۔ قیمتاً حکومت سے ملی اور اس کو بغیر کسی بیرونی امداد کے اس طرح آباد کیا ہے کہ آج اس کو رشک سے دیکھا جاتا ہے۔ نہ صرف یہاں بڑی بڑی کوٹھیاں بن گئی ہیں بلکہ ٹیلی فون بھی ڈال دی اور دیڑھے سٹیشن سے حکومت کو بھی اڑھائی پور رہی ہے۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے مشدد پرائمری سکول پورہ دہائی سکول اور دو کالج ہیں۔ ایک ہسپتال ہے۔ جس کے مقابلہ کا کوئی ہسپتال اس علاقہ میں نہیں۔ علاقہ کے لوگ یہاں سے مفت علاج کرواتے ہیں۔ کالج کی عمارت اتنی وسیع اور شاندار ہے کہ جو دیکھتا ہے۔ حیرت زدہ رہ جاتا ہے کہ چند ہی سالوں میں جھنگل میں منگلی کر دیا ہے۔

ایڈیٹر صاحب "اقدام" اچھ طرح جانتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کس جوش و خروش سے خدمت خلق کا کام کرتی ہے اور بغیر کسی قسم کے اجر کے خیال کے ہر مذہب و ملت کے افراد کو مدد دینے کے لئے بروقت تیار رہتی ہے۔ سیلابوں میں اس نے جو کام کئے ہیں ان کی نظیر ہمارے ملک میں نہیں ملتی۔ اب غور فرمائیے کہ اس دھم جماعت کو مٹانے کے لئے یہ رنگ کیا کچھ نہیں کہے جہاں تک وہ خود میدان میں نکلیں۔ اس چھوٹی سی جماعت کو محض بعض نظری اختلافات کی وجہ سے (نوروز اللہ) ہر وقت تپس نہیں کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اس کے خلاف فوجہ بازی کر کے عوام کو (باقی صفحہ پر)

وقف ایک اور جماعت احمدیہ کے محصل

حکومت اور انصاف پسند سبک کی توجہ کے لئے

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

بالغرض جماعت احمدیہ کی جائیدادیں اور محصل وقف ایٹھ کے تحت وقف ہی قرار دیئے جائیں تو پھر بھی کیا حکومت انہیں جائز طریق پر اپنی تحویل میں لے سکتی ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے محصل کا طریق اور ناجی جائیدادوں کے انتظام کا معیار اور حسباتی نگرانی کا طور طریقہ اور پڑھتالی کا اصول اور اخراجات کا تنوع (یعنی ہیشمار تحویل میں منقسم ہونا) اور انتظام کی عالمگیر وسعت اور جماعت کے مخصوص نظریات ایسے ہیں کہ کسی صورت میں بھی اور عقل و دانش کے کسی معیار کے مطابق بھی انہیں ملک کے اندر کی مسجدوں اور حزاروں اور خاندانوں اور یتیم خانوں وغیرہ کی جائیدادوں اور محصل اور اخراجات کی نوعیت پر تیسرے تیسرے کیا جاسکتا۔ گورنمنٹ کا یہ بھاری احسان ہے کہ اس نے حزاروں اور خاندانوں اور مسجدوں اور دیگر مقدس مقامات کی جائیدادوں اور ان کے محصل کو اپنی تحویل میں لیا اور اسے دھیر دھیر کو روک دیا ہے جو اس میدان میں بوری بھتی ایسی اکثر جائیدادیں ایک لمبے عرصہ سے قریباً قریباً ذاتی جائیدادیں بن کر رہ گئی تھیں اور ان کے محصل اور اخراجات کا کوئی تسلی بخش انتظام نہیں تھا۔ لیکن اگر اس کے مقابل پر خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی مرکزی جائیدادیں اور محصل کے حالات دیکھے جائیں تو عظیم الشان امتیاز اور زمین آسمان کا فرق نظر آئے۔ اور لا فخر

(۵) جہاں تک محصل کی نگرانی اور حسباتی کنٹرول کا سوال ہے یہ امتیاز ذیل کے مختصر سے فقرات میں بیان کیا جاسکتا ہے۔

(الف) جہاں حزاروں اور خاندانوں اور مسجدوں اور یتیم خانوں وغیرہ کی آمدنی منظم طریق پر نہیں ہوتی وہاں جماعت احمدیہ کی آمد جو مقررہ چند دن یا جماعتی جائیدادوں کی صورت میں ہوتی ہے وہ مختلف شہروں اور قیعات اور دیہات کے مرکزی یا مقامی عہدیداروں کے ذریعہ باقاعدہ جمع ہو کر مرکزی آئی اور باقاعدہ ریکارڈ کی جاتی ہے۔

(ب) ربوہ کی انجمن ایک باقاعدہ ریسٹریکٹڈ کمپنی ہے اور دنیا جانتی ہے کہ ہر ریسٹریکٹڈ کمپنی حکومت کی انتظامی نگرانی اور اصولی پڑتالی کے نیچے ہوتی ہے۔

(ج) جماعت احمدیہ کی زمین کے کام کو جاننے کے لئے بہت سے علیحدہ علیحدہ دفاتر مقرر ہیں جو علیحدہ علیحدہ افسروں کے تحت منظم طریق

(۱) کچھ عرصہ سے بعض مختلف عناصر یہ سوال اٹھا رہے ہیں اور اس سوال کو اٹھا اٹھا کر حکومت کے محکمہ متعلقہ کو جماعت احمدیہ کے خلاف اگے کی کوشش کر رہے ہیں کہ جب پاکستان کی بہت سی ایسی وقف جائیدادوں کو اپنی تحویل میں لیا جا رہا ہے جو خاندانوں اور حزاروں اور مسجدوں وغیرہ کے ساتھ وابستہ ہیں تو حکومت کو چاہئے کہ جماعت احمدیہ کے جماعتی محصل اور جماعتی جائیداد کو بھی اپنے قبضہ میں لیکر اس کا ہی طرح انتظام کرے جس طرح کہ حزاروں اور خاندانوں اور مسجدوں وغیرہ کی جائیدادوں اور محصل کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

(۲) یہ سوال مختلف لوگوں کی طرف سے اٹھا جا رہا ہے اور غلط واقعات اور غلط حالات پیش کر کے نہ صرف جماعت کے خلاف نگوار پریگنڈہ ایکی جا رہا ہے بلکہ حکومت کے بالا افسروں کے دلوں میں بھی بظلمتی پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ہماری طرف سے کئی دفعہ افضل وغیرہ کے ذریعہ اس غلط پریگنڈہ کا جواب دیا جا چکا ہے اور وضاحت اور تخرار کے ساتھ بدلائل بتایا جا چکا ہے کہ جماعت احمدیہ کی مرکزی جائیداد اور محصل کے حالات مسجدوں اور حزاروں اور خاندانوں اور یتیم خانوں وغیرہ کی جائیدادوں اور محصل سے اتنے مختلف اور متفاوٹ ہیں کہ ہر ناما شخص ادنیٰ تامل سے اس فرق کو آسانی کے ساتھ سمجھ سکتا ہے لیکن چونکہ اس معاملہ میں ملک کے ایک طبقے کی طرف سے پریگنڈہ کا سلسلہ برا رہا ہے اس لئے ہم ایک دفعہ پھر اور خدا کرے یہ آخری دفعہ ہو) بادل نخواستہ اس اعتراض کا مختصر اور اصدیلی جواب دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

(۳) سب سے پہلا سوال یہ ہے کہ جہاں تک وقف ایٹھ کا سوال ہے کیا جماعت احمدیہ کی جائیدادیں اور محصل بھی اس غرض کے تحت قانونی طور پر وقف سمجھے جاسکتے ہیں؟ بعض دیکھوں اور قانون دانوں کا خیال ہے کہ وہ محکمہ وقف کی اغراض کے مطابق وقف قرار نہیں دیئے جاسکتے۔ پھر یہ بھی ہے کہ جماعت احمدیہ کے جماعتی محصل کسی ایک غرض یا چند اغراض تک محدود نہیں اور نہ وہ محض مقامی ہیں بلکہ نہایت درجہ متنوع اور وسیع اغراض پر پھیلے ہوئے عالمگیر نوعیت رکھتے ہیں لیکن بہر حال یہ ایک قانونی سوال ہے اور ہر قانون دان نہیں ہوں۔ اس لئے میں اس بحث میں نہیں جانا چاہتا اور وقف وغیرہ وقف کے سوال کو قانون دانوں کی رائے پر چھوڑتا ہوں جس کا آخری فیصلہ بہر حال دانشمندان حکومت کے ہاتھ میں ہے اور حکومت اپنے قانون کی تشریح اور اس کی غرض و نیت اور اپنے مصالح کو بہتر سمجھتی ہے۔

(۴) لہذا اس جگہ میں اس سوال کے صرف اس پسند پر روشنی ڈالوں گا کہ اگر

پر کام کرتے ہیں اور ہر قدر میں کھولیں اور ماتحت افسروں وغیرہ کا باقاعدہ عمل مقرر ہوتا ہے اور جملہ افسروں کے اوپر ایک بلا افسر نگران ہے جو مختلف قسم کی اور صیغوں کے کام کی نگرانی کرتا ہے۔

(۷) جماعت احمدیہ کی انجمن کا یکم مقامی جماعتوں کی رپورٹوں کے بعد کافی غور و خوض کے ساتھ انجمن کے مطبوعہ فارموں پر انجمن کے اجلاس میں باقاعدہ تجویز کیا جاتا ہے۔

(۸) پھر ان بحث کو تمام مقامی جماعتوں کے منتخب شدہ نمائندے مراکز میں جمع ہو کر جماعت کی مجلس مشاورت کے موقع پر پورے غور و خوض اور بحث اور حرج و مرج کے بعد پاس کرتے ہیں۔

(۹) انجمن کا ایک باقاعدہ ڈیپارٹمنٹ ہے جو مالی اور حسابی لحاظ سے انجمن کے مختلف صیغوں اور وقت کا معائنہ کرتا رہتا ہے اور اس معائنہ کی رپورٹ بلا افسر کے پاس جاتی ہے اور حسب ضرورت جواب طلبی بھی کی جاتی ہے اور اس کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔

(۱۰) انجمن کے اپنے آڈیٹر کے علاوہ انجمن کے حساب کتاب اور آمد و خرچ کی پرتال سرکاری سند یافتہ رجسٹرڈ آڈیٹروں کے ذریعہ بھی کروائی جاتی ہے اور ان کے معائنہ کی رپورٹ انجمن کے ہیڈ آفس میں محفوظ رکھی جاتی ہے۔

اسلام

(۱۱) پھر انجمن کا خرچ کسی ایک کام اور ایک غرض وغایت تک محدود نہیں بلکہ تعلیم اور تبلیغ اسلام اور تربیت اور تعمیر مساجد اور تراجم قرآن مجید اور اشاعت اور اخباروں اور رسالوں اور کتب کی تصنیف و اشاعت اور امداد و غربا اور دیگر رفا کے کثیر التعداد کاموں پر خرچ ہوتا ہے

(۱۲) سب سے بڑی بات یہ ہے (اور یہ بات خاص طور پر غور کے قابل ہے) کہ انجمن کا یہ بے شمار شاخوں والا کام صرف پاکستان کے اندر محدود نہیں بلکہ دنیا کے بیشتر آزاد ملکوں مثلاً انگلستان، جرمنی، اٹلی، ڈنمارک، سویڈن، ناروے، سوئٹزرلینڈ، سپین، شمالی امریکہ، جنوبی امریکہ، برطانیہ، ڈاڈ، لبنان، کینیڈا، یوگنڈا، ٹانگانیکا، تانزانیہ، گھانا، بیلجیئم، لائبیریا، سینگال، ملائیشیا، جاپان، سماٹرا، سیلی بیز، بورنیو، فجی اور ہندوستان وغیرہ میں نہایت وسیع طور پر پھیلا ہوا ہے جہاں سینکڑوں کی تعداد میں جماعت کے مخلص کارکن دن رات تبلیغ اور تربیت اور تعلیم اور اشاعت لے کر بیچہ وغیرہ کے مقدس فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔

(۱۳) پھر یہ بھی ایک بڑی حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اس وقت مسلمانوں کے بہت سے فریب برین یعنی سنی، شیعہ، اہل حدیث، اہل قرآن، دیوبندی، بریلوی، احمدی، حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، قاوری، حشیتی، بہروردی، نقشبندی وغیرہ وغیرہ اور ہر فرقہ اسلامی مسائل کی تشریح میں اپنے اپنے مخصوص نظریات رکھتا ہے جن پر وہ دیا تدراری کے ساتھ قائم ہے اور تبلیغ اور تربیت کے میدان میں ان نظریات کو جو عملی اہمیت حاصل ہے اسے کسی صورت میں نظر انداز نہیں کیا جاسکتا، خالق ہوں

اور خداوں اور جبروں کی حقہ جلد ادوں اور تعلیمی اداروں کا معاملہ بالکل جداگانہ ہے۔ ان میں مخصوص مذہبی نظریات اور شریعات کو ہرگز وہ اہمیت حاصل نہیں جو تبلیغ اور تربیت کے میدان میں انہیں حاصل ہے۔ پس فرقہ ظاہر ہے۔ خدا جاننا ہے کہ میں اس جگہ کوئی فرقہ دارانہ سوال نہیں اٹھانا چاہتا مگر ایک تبلیغی جماعت کے لئے جسے تبلیغی اور تربیتی دونوں کام کئے جوتے ہیں اس کو جو ذرا حاصل ہے اس کی طرف انجمن نہیں لڑا جاسکتا بلکہ شیعہ حسب تبلیغ اور تربیت کے میدان میں آگیا تو لازماً اگر وہ دیا تدراری پر قائم رہتا چاہتا ہے تو اس کی تشریح اور اس کا اسلوب بیان ایک سنی سے مختلف ہونگے اسی پر دوسرے اسلامی فرقوں کو قیاس کی جائیگا ہے۔

(۱۴) اب انصاف کے ساتھ غور کرو کہ اس قسم کے وسیع اور بے شمار شاخوں والے مخصوص نظریات کے حامل عالمگیر کام کو پاکستانی حکومت کا کوئی مقامی ادارہ کس طرح اپنے ہاتھ میں لے سکتا اور اسے کس طرح چلا سکتا ہے، بے سوچے سمجھے اور حالات پر غور کرنے کے بغیر کوئی بات منہ سے کہہ دینا آسان ہے اور حکومت کے افسروں کو غلط پوریا دے دیکر بظن کرنی کو کوشش کرنا بھی مشکل نہیں مگر ہماری دانا اور سدا مفر حکومت آسانی کے ساتھ سمجھ سکتی ہے کہ اس قسم کے وسیع اور متنوع اور عالمگیر اور منظم اور مخصوص نوعیت کے کام کے مقابل پر مزاروں اور خانقاہوں اور یتیم خانوں یا بعض مقامی تعلیمی اداروں کو کیا نسبت ہے؟

(۱۵) ہماری حکومت خدا کے فضل سے سمجھدار اور معاملہ فہم اور انصاف پسند حکومت ہے مگر بہر حال وہ ایک انسانی حکومت ہے اور بشری تقدیر کے تحت بعض لوگوں کے غلط پروپیگنڈے کے نتیجے میں غلط فہمی میں مبتلا ہو سکتی ہے اس لئے ہم ملک کے ترقی اور انصاف و عدل کے نقطہ نظر سے عدل و انصاف کے نام پر اپیل کرتے ہیں کہ وہ خدا کے لئے غلط پروپیگنڈے سے اجتناب کریں اور اس قرآنی ارشاد کو یاد رکھیں کہ لا یجور منکم شتات قوم علی ان لا تعادوا احدہم الا وہو اقرب للتقویٰ یعنی اے مسلمانو تمہیں کسی قوم یا جماعت کی مخالفت ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم عدل و انصاف کے رستہ سے ہٹ جاؤ تمہارا فریب ہے کہ حال میں انصاف پر قائم رہو کیونکہ یہی تقویٰ کا تقاضا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

(۱۶) بالآخر نہایت عاجزی سے اپنے آسمانی آقا اور زمین و آسمان کے خالق و مالک خدا سے التجا کرتا ہوں کہ وہ فیصلوں کو جاننے والا قادر مطلق اور مقرر القلوب خدا ہے تو جانتا ہے کہ ہماری جماعت تیری ازلی مشیت کے تحت اسلام کی اشاعت اور اسلام کی خدمت کی غرض سے قائم کی گئی ہے اور تم تیرے فضل المرسل حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خادم اور حضور کے درکے حقیر غلام ہیں۔ اور جیسا کہ تو نے خود قرآن میں فرمایا ہے تو یہ بھی جانتا ہے کہ ابتدا میں ہر وہ جانی مصلح کی جماعت کی تم کی بدگمانیوں اور غلط فہمیوں بلکہ ہنسی مذاق کا نشانہ بنا کر تھے ہیں اے ہمارے آسمانی آقا تو ان لوگوں کے دلوں میں نور پیدا کرو اور انہیں صداقت کی روشنی سے منور فرما جو ہمارے متعلق دانستہ یا نادانستہ کی طرح کی غلط فہمیوں میں مبتلا ہیں اور ان پر ہمارے لوگوں کی حقیقت کھول دے اور تو پاکستان کی حکومت کو بھی حال میں مراہطہ مستقیم پر قائم رکھو اور اس کا حافظ و نامہ بردار اے اندرونی اور بیرونی امن اور استحکام عطا فرما اور ہر نوع کی ترقی سے تو از امین یا امان

مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کے ذریعے اسلام کی روز افزوں ترقی

صدقت اسلام کے موضوع پر عیسائیوں کے تبادلہ خیالات اسلام کی پابندی کے

موضوع پر کامیاب تقاریر پڑھنے کی وسیع اشاعت ایم تریٹی تعلیمی کمرہ

(مسئلہ نکالت بشریہ - لہوہ)

لیپورٹ یوگنڈا

(از مکرم چوہدری سعید احمد صاحب)

ماہ ذریعہ رپورٹ میں کل ۱۱۰۰ میل سفر کے ۹ مقامات کا دورہ کیا۔ ۲۱۱۵ افراد کو تبلیغ اسلام کی اور ۲۳۰۰ ٹیکٹ ادا کیا گیا تقسیم کئے۔

یوگنڈا میں مساکا - چیچو - کپالہ - کوڈو اور سیڈ میں تبلیغ کی ایک ٹورنگیز ٹریڈ اسلام یورپ میں پھیل رہا ہے گا پورٹ لڈا زبان میں ترجمہ کروا ۲۰۰۰ پمفلٹ طبع کر کے یوگنڈا کے طول و عرض میں بیچائے اور خود ہی تقسیم کئے۔ جماعت ہائے چیچو اور کپالہ سے بحث کیا گیا۔ پورٹ لڈا میں جن لوگوں کو تبلیغ کی گئی۔ ان میں زیادہ تر سکول کے طلباء ہیں مکرم جناب رئیس تبلیغ صاحب کی ہدایت کے مطابق عاجز ہو کر اردن ہوا۔ جہاز کے مسافروں میں شریچر تقسیم کیا۔ ۱۳ افریقین طلبہ اور ۲ طالبات کو تبلیغ کی۔ ان کے سواول کے جواب دہ کئے۔ طالبات نے اسلام کی نندہ از دوزخ کی تقسیم پر خصوصیت کے ساتھ سوالات کئے۔

یوگیا سے ۱۹ افریقین باوری جہاز چھوڑ کر ہمارے ہم سفر ہوئے۔ وہ پمفلٹک مشن کی کسی کانفرنس میں شمولیت کیلئے شہر ادا جا رہے تھے۔ انہیں بھی شریچر دیا گیا۔ جی پورٹ سے ٹری ڈیچر گفٹنگو ہوئی جو فریباً تین گھنٹہ تک جاری رہی، ساری گفٹنگو سننے کی خاطر تمام ایشین اور افریقین مسافر اپنی اپنی کرسیاں اٹھا کر ہمارے نزدیک آئے اور سلسلہ سوال و جواب دیر تک جاری رہا۔

ہو کر ہمیں خدمت الاحمدیہ اور نوجہ ادا وائٹڈ انصار اللہ کو سر سے منظم کیا۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم اور مغرب کے بعد درس حدیث کا سلسلہ جاری رکھا۔ لاہوری سے انگریزی - اردو اور سواحلی زبان میں کتب احادیث اور غیر احمدی دستوں کو برائے مطابقت دیا گیا۔ ہونڈا گورنمنٹ سیکنڈری

سکول لہوے ٹرننگ سکول - پورٹ لڈا گورنمنٹ کوالٹرڈ - گورنمنٹ ہسپتال - ریوے سٹیشن - جین اور شہر کے مختلف محلوں میں خود یا مسلم محمود عبداللہ صاحب کو تبلیغ کی گئی۔ عیسائیت کے متعلق دو مضامین کے لئے نوٹس لکھے۔ سکول کے ایک طالب علم مسر سعد اللہ کئیڈ عبداللہ صاحب بغضِ قرآن کے حجت کر کے وہاں سلسلہ عابرا احمدی ہوئے۔ انڈیا کے انہیں استقامت بخشنے اور خادم دین بنائے۔ آمین

۲۳ کو بذر مدبرین برولا سے سالانہ کانفرنس میں شمولیت کے لئے داؤد اللہ کے لئے دودھ برورہ ۲۴ کو دارالسلام پہنچا۔ اجاب جماعت مکرم مولوی عبدالعظیم صاحب شہرہ مکرم جناب شیخ امری عیسیٰ صاحب ریوے سٹیشن پر موجود تھے

جمہاسہ کینیا مشن کی رپورٹ

(از مکرم عبدالعظیم صاحب شہرہ)

اس سہ ماہی کا آغاز ہیے سفر سے ہوا۔ سالانہ کانفرنس میں شمولیت کے لئے دارالسلام گیا۔ دہلی پر وضع موشی اور ناڈیا کا دورہ کیا۔ براعظم افریقہ کا سب سے اونچا پہاڑ - کلن جبار اس علاقہ میں ہے۔ یہ سرسبز شہر

علاقہ ہے۔ عیسائیت کا یہاں غلبہ ہے۔ پہاڑ کی ڈھلان پر سنٹرل چھائے میں جاری ایک ازبجی جماعت ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھا کام کر رہی ہے یہاں دودھ جانے کا موقع ملا۔ حکیم جبار نے احباب کو اصلاح نفس اور اسلام کی خاطر قرآنوں کی طرف توجہ دلائی۔ یہاں کے مسلم اور نوجوانوں کو ساتھ لے کر علاقہ کے عیسائیوں کو تبلیغ کی۔ اس علاقہ کے پیراناؤنٹ چیف آرتھل اس۔ این ایف۔ او۔ (S.O. 150) جو کہ یوگنڈا کو نسل کے ممبر بھی ہیں۔ موشی شہر میں رہتے ہیں۔ مکرم سیدنا صراحدت صاحب اور مکرم خالد رشید صاحب کی محبت میں ان سے ملاقات کی۔ سواحلی ترجمہ القرآن انہیں تحفہ پیش کیا۔ جس کو انہوں نے خوشی سے قبول کیا۔ اجیت اور اسلام کے متعلق ان سے باتیں ہوئیں۔

فصل ثانیہ میں موضع Kitale کی جماعت نے حال ہی میں مسجد تعمیر کی ہے کچھ روز اس جماعت میں قیام کیا۔ معلم سن اور جماعت کے دستوں کے ساتھ ۱۹ افریقین لوگوں سے ملاقات کی۔ مسجد میں صبح و شام قرآن کریم کا درس دیا۔ موضع Kitale کی جماعت میں بھی سب ہر دو جماعتوں کا مشترکہ اجلاس بلا یا تبلیغی ونیمیں امد کے متعلق ضروری فیصلے کئے اسی طرح کولے ماڈریس اور یوٹائی میں عیسائیوں کو تبلیغ کی مشرقی افریقہ میں عیسائیت کا آغاز سنہ ۱۸۰۰ سے ہوا۔ جب کہ ۱۹۵۷ء میں ایک جرمن مشری - ج۔ ج۔ ج۔ نے یہاں پہلے عیسائی مشن کا بنیاد رکھی تھی۔ اچھلکے کے عیسائی سکول میں جا کر طلبہ اور اساتذہ کو تربیت دیا۔ اور بہت سے لوگوں کو بچھڑنے کا موقع ملا۔

جمہاسہ میں تبلیغ

جمہاسہ میں حسب دستور تبلیغی ملاقاتیں جاری رہیں Buxton سکول کے اساتذہ مختلف محلوں کے عیسائی کلکوں کے بلوں جا کر تبلیغ کی گئی۔ معلم خالد محمد صاحب بھی تبلیغ

کرتے رہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے تیسری یافتہ طبقہ میں اسلام کے متعلق دلچسپی بڑھ رہی ہے۔ عمر ذریعہ رپورٹ میں ۸۵ اشخاص دارا تبلیغ میں آئے ان میں ہر طبقہ کے لوگ تھے۔ یہاں کے عرب ماڈریٹ ٹانگھا اونگھ کے یوٹائی - عرب سکندری سکول کے پیر اور طلبہ - عرب شیوخ اور مدین مقامی مسٹر وغیرہ۔ ان سب سے مختلف مسائل پر گفتگو ہوئی اور پیر مطالعہ کے لئے دیا۔ ایک انگلیکین پادری جو ساحلی علاقہ میں کام کرتے ہیں آئے۔ پھر عمر بڑا یہاں کے ایک عیسائی اخبار میں انہوں نے خدا تعالیٰ کو تحفہ کے حالات کے مطالعہ سے مسلم ہونا ہے کہ یقیناً خدا تعالیٰ نے ان کو معرفت کیا تھا۔ تاکہ عربوں کو جیت پرستی میں لوث تھے خدا کا راہ دکھائے ان سے مختلف مسائل پر گفتگو ہوئی۔ اور وہ سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصدیق اسلامی اصول کی فلاحی مطالبہ کے لئے کئے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام نے خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر جگہ اپنا لوٹا سٹارٹا ہے۔ پچھلے دنوں مسیحیت کے بارے میں یہاں کے تین علماء کی طرف سے ہمارے مسلمان پر زور تائید ہوئی ہے

تبلیغی سبلا دلیہ لٹریچر

سبلا دلیہ اور تعلیم یافتہ طبقہ کو لٹریچر کو دیا گیا۔ عمر ذریعہ رپورٹ میں ۱۲۷ افراد کو لٹریچر سے عربی اور انگریزی کتب مطالعہ کے لئے دیئے۔ ماہر بائبل اور ایلٹ افریقین لٹریچر کے پرچہ تقسیم کئے اور فریباً ایک ہزار پمفلٹ عیسائیت کے متعلق مختلف جگہوں میں تقسیم کئے اور ۲۷ پمفلٹ کا لٹریچر فروخت ہوا۔

عالم میں مقامی لٹریچر عربی زبان میں دیئے ہوئے نشر کرتے ہیں۔ ہمارا مقصد ساعری اور انگریزی لٹریچر پڑھ چکے ہیں مضامین تعمیر سے بہت متاثر ہیں۔ ان کی خواہش بران کو انگریزی تفسیر القرآن کی تینوں جلدیں ملوانا کہ دیں۔ جنہاں سے ان کا کیا کیسویہ بنانے اور انسان کو نجات دلائی ہے۔ جو حضرت امیر المومنین کی ضروری تفسیر سورہ مہم کے مضامین کا انگریزی ترجمہ ہے۔ مطالعہ کے لئے تھے۔ یہ سولے کتب تھے۔ جن میں سے دو کتابیں نام آپ کے افادات اور قرآنی علوم کے سب سے تعلیم و تربیت

نوجوانوں کو مستحق کر کے مادی زوری میں یہاں خدام الاحمدیہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ ان کے مقصد و اہتمام میں مختلف مسائل پر تقاریر ہیں۔ خدام اس عرصہ میں چار دفعہ وقار عمل میں لایا گیا۔ اس کا سول میں ان کا رہنمائی کی۔ بعض خدام نے شہر میں تبلیغی اشتہار تقسیم کئے نوجوانوں میں تبلیغ کی۔ (باقی صفحہ پر)

تقررہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

منذوب ذیل عہدیدار ۳۰ اپریل ۱۹۵۲ء تک کے منظور کئے گئے ہیں۔ احباب نوٹ فرمائیں۔	ڈائریکٹر اعلیٰ صدر (مجلس انصار اللہ پاکستان)
نام جماعت و ضلع	نام جماعت و ضلع
کسٹس ضلع لاہور	چیمبرٹا ضلع جھنگ
سرور احمد صاحب رتقی - سیکرٹری مال	فضل الہی صاحب رائد - سیکرٹری تعلیم
گوجر صاحب ضلع گوجرانوالہ	نذیر احمد صاحب سنگھ - ضلع ضلع
چوہدری سلطان علی صاحب بھار - پریذیڈنٹ	دیناج پور مشرقی پاکستان
چوہدری محمد عظیم صاحب - سیکرٹری مال	حامد حسین خان صاحب - پریذیڈنٹ
فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ	چک ۱۵ ضلع منٹگمری
ماہر محمد انور صاحب سیکرٹری مال	چوہدری محمد عبدالرشید صاحب - پریذیڈنٹ
	گوپن ضلع گجرات
	چوہدری علی محمد صاحب - پریذیڈنٹ

رسالہ خالد کے بارے میں

سیدنا حضرت المصلح الموعودؑ اور فقیر بزرگان سلسلہ کے اشتداد

مجالس خدام الاحمدیہ خصوصی ذبح فرمائیں۔
 رسالہ خالد جو ان اہمیت کا واحد علمی و ادبی ترجمان ہے یہ سالانہ طور پر ۱۹۵۲ء میں جاری ہوا اور اب اس پر نو سال گذر چکے ہیں۔ اس عرصہ میں بار بار یاد دہانیوں اور تحریکوں کے باوجود اس کی اشاعت میں کوئی تسلی بخش اضافہ نہیں ہو سکا اور چند مخصوص افراد یا مجالس کے سوا اس کی طرف بہت کم توجہ دی گئی ہے اور عام ماہوار پریذیڈنٹوں میں رسالہ خالد کے ترمیم و اشاعت کے بارے میں عموماً کوئی تذکرہ نہیں کیا جاتا۔ میں قائدین و مصلحان و علما و اہل علم سے خصوصاً اہل علم و ادب کا رجوع کرتا ہوں کہ وہ اپنی ذمہ داری کو احساس فرمائیں اور سیدنا المصلح الموعودؑ اور دوسرے بزرگان سلسلہ کے مندرجہ ذیل اشتدادات کو خود بھی پڑھیں اور دوسروں تک بھی پہنچائیں اور بیچتے چلے جائیں۔ یہاں تک کہ نوجوانوں کا یہ رسالہ اپنے علمی میاں اور اشاعت کے لحاظ سے ایک ایسا قابل قدر مقام حاصل کرے کہ نوجوان اہمیت اس پر بجا طور پر فخر کر سکیں۔ دماغ تو یقیناً (الاباللہ العلی العظیم)۔

۱۔ میرنا حضرت المصلح الموعودؑ اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے اللہ عزوجل کا فرمان:-
 "اگر تم نے خالد جاری کیا ہے تو تم اس کی خریداری بڑھاؤ اور دوسرے بزرگان کا یہ فرض قرار دو کہ وہ اس میں کچھ نہ کچھ ضرور کئے اور اگر کوئی خادم سال بھر میں کچھ بھی نہ کئے تو اس کے مستحق یہ سمجھا جائے کہ اس نے اپنا فرض ادا نہیں کیا۔"

۲۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کا ارشاد:-
 "خدام الاحمدیہ کے ممبروں کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اپنے سادہ لوح محض نام کا خالد نہ رکھیں بلکہ اپنے قلم سے اسے کام کا خالد بھی ثابت کریں۔ اس وقت اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے ایک نہایت وسیع علمی میدان ہمارے سامنے ہے اور یقیناً اس رسالہ کے ذریعے سے بھی نہایت اعلیٰ درجہ میں فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔"

۳۔ حضرت عارفی اللہ سیدی رضی اللہ عنہ کی رائے:-
 "آپ کا رسالہ مجھ لائق عہدہ ہے اور وہ ہر سبیل سے ممتاز ہے میں خالد... کا مقام بہت بلند سمجھتا ہوں... کیا خالد کو ہفتہ وار نہیں کیا جا سکتا۔ واللہ معکم حيث ما كنتم و اذمیکم بتقوی اللہ۔"

۴۔ محترم صاحبزادہ مرزا منظور احمد صاحب نے بھی ہمیں پیشتر فرمایا:-
 "میں مرکز نے خدام کی تربیت اور مجالس کامرک کے ساتھ رابطہ قائم کرنے کے لئے اکتوبر ۱۹۵۲ء سے ایک ماہنامہ نام خالد جاری کیا ہوا ہے۔ اس کی اہمیت اور اس کی ضرورت آپ کے سامنے ہے اور پھر سے بڑی اور اہم بات یہ ہے کہ احمدی نوجوانوں کا ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے ان میں اس امر کا انوس کے ساتھ اظہار کرتا ہوں کہ مجالس نے اپنے رسالہ کو کامیاب بنانے کی طرف صحت پر کڑی توجہ نہیں دی بلکہ توجہ ہی نہیں دی... اگر خدا نخواستہ مجالس کی یہی حالت رہی اور کسی وقت مجلس مرکزی کو مجبوراً پرچہ بند کرنے کا فیصلہ کرنا پڑا تو آپ اندازہ لگا لیں کہ آپ پر کسی قدر بڑا الزام آئے گا۔ کہ احمدی نوجوان اپنے ایک ماہنامہ پرچہ کو بھی چھوڑ نہیں سکتے۔ پس پیشتر اس کے کوئی ایسی صورت پیدا ہو۔ آپ اپنے ذائقہ کو پہنچائیں۔ (اہمیت اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خدام الاحمدیہ
 ۲ جولائی سے ۸ جولائی تک ہفتہ وصولی بقایا جات منایا جائے
 مجلس خدام الاحمدیہ کی اہمیت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ چند مہینوں کے خدام الاحمدیہ کی آمد میں کمی آگئی ہے۔ اس کو پورا کرنے کے لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ تمام مجالس ہر جولائی ۱۹۵۲ء سے ۸ جولائی ۱۹۵۲ء تک ہفتہ وصولی بقایا جات منائیں۔
 مجلس خدام الاحمدیہ سے ہفتہ منانے کی تیاری شروع کر دیں تاکہ اپنے مقصد میں پروری طرح کامیاب ہو سکیں۔ (اہمیت مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلس انصار اللہ کا شعبہ مال

مجلس انصار اللہ شعبہ مال کے خزانوں میں یہ بات بھی شامل ہے کہ مجلس کے پودگروں کو باہر تکمیل تک پہنچانے کے لئے جس قدر روپیہ کا ضرورت ہے وہ جیسا کہ مجلس خدوئی انصار اللہ کے فیصلہ جات کے مطابق مجلس کی طرف سے اس وقت جو مال اخذ کیا جا رہا ہے اس پر یہ ہیں:-
 چند سالانہ اجتماع:- ۵۰ پیسے سالانہ
 چند اشاعت لٹریچر:- ایک روپیہ فی رکن سالانہ
 چند تعمیر و ترقی حسب استطاعت
 اگر ارکان کرام اس شرح کے مطابق اپنے چندے بھیجتے ہیں تو کام باخراہی کے ساتھ چلتا ہے گا۔ انشاء اللہ۔ فیصلوں کی بائشرف اور بدعت اور دیگر سستی کرنے سے کام میں راجح و راجح ہو سکتا ہے اس لئے تمام ارکان کرام کو اس امر کا جائزہ لینا چاہیے۔
 کہ وہ بقایا دار نہ بنیں۔ (تائید مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے سے مومن لذت

محسوس کرتا ہے
 سیدنا حضرت المصلح الموعودؑ اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے عربیہ زبان کی تالیفات اور صحیفہ کرام کی قربانی کا ذکر فرمائے ہوئے فرماتے ہیں:-
 "کمال مومن کا یہی حال ہوتا ہے وہ خود چوں قربانی کرتا ہے اتنا ہی اس میں اسے لطف اور مزہ آتا ہے جیسا کہ کمون کے وقت بھی کہتا ہے حضرت درجہ اکبر کے ممبری زندگی کے ختم ہونے سے کچھ میرا انجام نظر رہا ہے۔ اگر کسی شخص کو قربانی کی یاد دہانی سے لطف آتا ہے تو اسے سمجھ لینا چاہیے کہ اس کے اندر ایمان ہے اور اگر قربانی کی زیادتی کی وجہ سے کسی کے دل میں انقباض پیدا ہوتا ہے تو اسے سمجھ لینا چاہیے کہ وہ متاع ایمان سے محروم ہے
 کیونکہ ایمان کی یہ تلاوت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا راہ میں انسان قربانی کرنے میں لذت محسوس کرتا ہے اور اس کے دل میں انقباض پیدا نہیں ہوتا۔
 اشاعت اسلام کے لئے چند تخریک جہد کی ادائیگی میں بھی ہر مجاہد کو ایک گونا گونا محسوس ہونی چاہیے۔ (دوہین مال اولیٰ تخریک جہد ربوہ)
 ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کو قوت دے

خوش قسمت ننھی روبین

روبینا کی پیدائش پر عزیزوں دوستوں کی طرف سے روبینا کی والدہ کو ۱۰۰ روپے لکھنے میں ملے تھے۔ روبینا کی والدہ نے اس روپے سے اپنی بیٹی کے لئے انعامی بونڈ خرید لیں۔
خوش نصیب روبینا نے مسلسل ۲۰۰۰۰ روپے کا اول انعام جیت لیا۔
یہ روپیہ روبینا کو دنیا کے لئے نعمت ثابت ہوگا اور اس کی بدولت اسکے مستقبل میں

بہت سی خوشیاں حاصل ہوں گی۔
سب ماں باپ اپنے بچوں کے لئے وقتاً فوقتاً کھنے خریدتے رہتے ہیں۔ انعامی بونڈ ایک ایسا تحفہ ہے جو کبھی ماں باپ اپنے بچوں کو دے سکتے ہیں۔
آپ اپنے بچے کے لئے جو بونڈ خریدیں گے ہر سکتا ہے اس کی بدولت اگلی قمر انداز ہی میں اسے بہت بڑا انعام مل جائے۔



سلسلے کے نام اس وقت جاری ہے

- ۵ لاکھ بونڈ کے مرسلے پر
- ۲۰۰۰ روپے کا ایک انعام
- ۴۵۰۰ روپے کا ایک انعام
- ۲۵۰۰ روپے کا ایک انعام
- ۱۰۰۰ روپے کے تین انعامات
- ۵۰۰ روپے کے پانچ انعامات
- ۱۰۰ روپے کے ایک سو بیس انعامات

ننھی انعامی بونڈ کی نثر و نعت سے حاصل شدہ ۱۰۰ روپیہ سبھی بہبود کے کاموں میں لگا جائے گا۔



manhattan
Dm/13

محرربین کی ضرورت

صدر محترم احمدیہ پاکستان روہ کے دفاتر میں محرربین کی ضرورت ہے صرف وہی نوجوان جو خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں وہی درخواستیں موزوں بننے کے سیکڑی کمیشن (ناظریت المال) کے نام بھیجیں۔ تعلیمی قابلیت کم از کم بریک پوائنٹ ہو اور وہی ۱۸ سال سے زائد اور ۲۸ سال سے کم ہو جو امیدوار کمیشن کے امتحان اور انٹرویو میں پاس ہوں انہیں تاریخ تقریباً سے ۶۰ روپے ماہوار تنخواہ دی جائے گی اور ہر ماہ روپے ماہوار تنخواہ کی الاؤنس ملے گا۔ ایک سال کا عرصہ امتحانی ہوگا۔ اس عرصہ میں امیدوار کو نامی فارم نامزدی ہوگا جس کا انحصار ۴۰ لفظوں میں ہوگا۔ اس کے بعد اگر ان محرربین کا کام نئی جٹش ہوا اور ان میں پاس ہو گئے تو ان کا استقلال ہو سکے گا۔ مستقل ہونے کے بعد ۱۰۰-۱۵۰-۱۰۰-۴۰-۴۰-۱۰۰-۴۰ روپے ماہوار تنخواہ اور ہر ماہ ایک گریڈ اور ایک گریڈ پر ترقی جنہوں نے تمام سنا ہی میں لائے گا۔ امتحان میں پاس ہونے والے کی تنخواہ ۸۵ روپے ماہوار اور کوئلے کی ۲۴۰-۲۴۰-۴۰-۱۰۰-۴۰-۱۰۰-۴۰-۱۰۰-۴۰ دیا جائے گا۔ درخواست میں حقیقی کرانچ کے لیے جائیں گے۔ سائل ۱۰۰ روپے ماہوار نہیں لایا جائے گا۔

(۱) نام امیدوار اور سکول پتہ
(۲) ولایت -
(۳) تعلیمی قابلیت
(۴) تاریخ پیدائش
(۵) سابقہ تجربہ بصورت ملازمت اگر ہو۔
(۶) جسمانی صحت کے متعلق ڈاکٹر کی سرٹیفکیٹ
(۷) چال ملین و دستخطی حالت کے متعلق امیر صاحب جماعت یا بی بی بی بی صاحبہ اور قائد خدام الاحمدیہ کی تصدیقی۔

فضل عمر ہسپتال کی دوسری منزل کے ایک حصہ کی تعمیر شروع ہوئی

احباب زیادہ سے زیادہ عطایا بھیجائیں تاکہ تعمیر جلد مکمل ہو سکے

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر طرز زینور احمد صاحب اسٹر نفا کے خاص فضل اور احسان کے ساتھ ہسپتال کی دوسری منزل کے ایک حصہ کی تعمیر شروع ہو چکی ہے۔ اس حصہ میں پرنسپل مریضوں کے ایک کمرے کے سہیلے کمرے، کھانا کھانے کی مشین اور صابن بجوہ کی لائٹ اور ان کے سہیلوں کے لیے والی صابن سرجوں رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے چار ہزار روپے عطیہ دیا ہے۔

بجز اللھم اللھ احسن الجزائے۔
جز لے کر تعمیر کا اندازہ خرچ ۳۰-۴۰ ہزار روپے کے قریب ہے۔ لہذا ہذا یوں اعلان پڑا خاکسار احباب کی خدمت میں گزارش کرتا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ عطایا اس بخشش کے لیے بھیجائیں تاکہ تعمیر جلد مکمل ہو سکے امید ہے احباب اس طرف خاص توجہ فرمائیں گے جی اللھم اللھ احسن الجزائے۔ تعمیر کے لیے عطا یا معیضہ امانت کی بد تعمیر ہسپتال میں بھیجیں گے جائیں۔ زمیندار احباب خاص طور پر توجہ فرمائیں۔ کیونکہ اگر ایک نفلوں کی آمد سے وہ بھی اس کا مد میں شریک ہو سکتے ہیں۔ لہذا جن احباب نے وعدے کئے ہوئے ہیں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ وعدے ادا کرنے کی جلد کوشش فرمائیں۔ جی اللھم اللھ احسن الجزائے۔ دماغ ہمارا تقویٰ بالاللہ۔ خاکسار ڈاکٹر طرز زینور احمد

چندہ وقف جدید

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

ہی نہیں ہو بلکہ اس نے بلکہ حکومت کو بھی عطیہ بیان کر کے اس نے کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ کہیں کھینچ لگے پارٹی میں لڑ رہے ہیں کام کیا ہے وہی کوئی روکا ہوا نہیں مہدی بلکہ حکومت خود ان لوگوں کو یاد کرنے کی خود مشق تھی اور پارٹی صاحب کا کام اس طرح بہت آسان تھا۔ اگر جماعت احمدیہ کو بھی یہ بہتس حاصل ہوں تو اسٹھانے کے فضل سے جماعت پاکستان کے ہر کماؤں کو شکر کا لقب بنا دے۔ دماغ تقویٰ بالاللہ

کیا وقف جدید کی آواز آپ سننا پہنچ گئی ہے۔ یہ ایک مثالی اور تحریک ہے جس کے اجراء کا اعلان حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء پر کیا تھا۔ اس میں اب تک میزاد مارا لگا چکا ہے۔ اس کے پروگرام میں لوگوں کی تعلیم و تربیت۔ درس و تدریس بچوں کو قرآن کریم اور احادیث پر اٹھانا وغیرہ شامل ہیں۔ یہی اس میں شامل ہو کر مخلوق خدا کی خدمت کریں۔ چندہ دیں۔ ایسے اعمال اور بزرگوں کو شامل کر کے ان کی طرف سے چندہ بھیجائیں۔ جی اللھم اللھ احسن الجزائے (ناظم مال وقف جدید)

(۱) تاریخ امتحان اور انٹرویو کا اعلان بعد میں کیا جائے گا
(۲) جو امیدوار اس وقت صدر محترم کے دفاتر میں کام کر رہے ہیں لیکن امتحان کا امتحان پاس نہیں ان کے لئے اس امتحان میں شامل ہونا لازمی ہے۔ ورنہ انہیں امتحان کی کارٹین سے خارج کیا جاتا ہے۔
ڈسکیورٹری کمیشن (ناظریت المال روہ)

پاکستان ویسٹرن ریڈیو کے ایسٹریڈنگ ڈویژن

منڈر ٹونس

منڈر ٹونس نام کے لئے تمام شدہ شیڈول کی بنیاد پر فیصد شرح کے ریکورڈ شدہ مفروضہ نام پر جو ایک ریڈیو نام کی ادارت میں پندرہ جولائی ۱۹۶۱ء سے ساراٹھ کیا رہے گا۔ وہ دن نامی وفد سے حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ وہ دستخطی درج بالا تاریخ کے ساراٹھ بارہ بجے تک موصول کرنی تھیں۔ یہ منڈر ٹونس ساراٹھ بارہ بجے پورے نام کو لے جائیں گے۔

کام

معتبرہ میں سرویس ملائگی اور کالونیز کے مخصوصی مہرت - ۷۰۰۰/۱۰ روپے ماہوار روپے میں ماہ

(۲) مرن وہی شیکیدار منڈر ٹونس واپس کرنے کے نام منظور شدہ خدمت میں داخل ہوں۔ جن منڈر ٹونس کے نام اس ڈویژن کے منڈر ٹونس کی بہت سے جگہوں میں موجود نہیں ہیں۔ انہیں اپنی مالی حیثیت اور تجربے کے بارے میں سرٹیفکیٹ ہمراہ لا کر سہ جولائی ۱۹۶۱ء سے پہلے اپنے نام رجسٹر کر لینے چاہئیں۔

(۳) مفصل شرائط اور تمام شدہ شیڈول آف ریٹرنس اور اسٹیبلشمنٹ ریڈیو دستخطی کے دفتر میں کسی بھی کام کے دن دیکھے جاسکتے ہیں۔ ریڈیو سے انٹرنیشنل سب سے کم یا کسی بھی منڈر ٹونس کو منظور کرنے کی بنیاد نہیں۔ شیکیداروں کا مفاد اس میں ہے کہ وہ درصدمات ڈویژن سے ساراٹھ پاکستان ویسٹرن ریڈیو کے لاہور کے پاس سہ جولائی ۱۹۶۱ء سے پہلے جمع کرادیں۔ منڈر ٹونس دیکھ کر اسی کے وہ سپیشل ریڈیو سے روپوں میں خرید کر لیں۔ کسرواے تاریخ سے دیکھے جاسکتے ہیں۔ ہر ماہ ہر منڈر ٹونس کی کارپوریشن اور ریڈیو منڈر ٹونس کو دیکھے جاسکتے ہیں۔ ہر ماہ ہر منڈر ٹونس کی کارپوریشن اور ریڈیو منڈر ٹونس کو دیکھے جاسکتے ہیں۔ ہر ماہ ہر منڈر ٹونس کی کارپوریشن اور ریڈیو منڈر ٹونس کو دیکھے جاسکتے ہیں۔

(ڈویژن منڈر ٹونس پاکستان ویسٹرن ریڈیو لاہور)

درخواستگاہ کے لئے

(۱) میری بھانجی عزیزہ صاحبہ صدقہ بشارتی بیاراضہ مایفنا منڈر بیاراضہ سے تمام احباب سے صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(۲) میرے نانا جان حکیم نظام الدین صاحب پرینڈ منڈر جماعت احمدیہ منڈر ٹونس کے سر میں جو گنگ نامی مہدی جس کی وجہ سے کمزور ہوا زیادہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اسٹھانے سے انہیں کامل شفقا عطا فرمائے اور صحت الی سب عمر عطا کرے آمین (میرین الدین محمد و دائیں بولہ)

(۳) میرا لڑکا عزیز بیاراضہ امیر جماعت احمدیہ منڈر جماعت احمدیہ منڈر ٹونس سے دعا فرمائیں کہ اسٹھانے سے صحت کامند و حامل عطا فرمائے۔ آمین

(۴) میری بھانجی عزیزہ صاحبہ صدقہ بشارتی بیاراضہ مایفنا منڈر بیاراضہ سے تمام احباب سے صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(۵) میری بھانجی عزیزہ صاحبہ صدقہ بشارتی بیاراضہ مایفنا منڈر بیاراضہ سے تمام احباب سے صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(۶) میری بھانجی عزیزہ صاحبہ صدقہ بشارتی بیاراضہ مایفنا منڈر بیاراضہ سے تمام احباب سے صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے! (پہلی)